خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 46-81 نمبر 266 | جمعرات 9 رجب ۔ 1417ھ 21 نبوت 1375ہش 21 نومبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا

جس کو یقین ہے کہ اس کے کھانے میں زہر ہے وہ اس کھانے کو کب کھاتا ہے؟ اور جو یقینی طور پر دیکھ رہا ہے کہ فلاں بن میں ایک ہزار خونخوار شیر ہے اس کا قدم کیونکر بے احتیاطی اور غفلت سے اس بن کی طرف اٹھ سکتا ہے؟ سو تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کیونکر گناہ پر دلیری کر سکتی ہیں۔ اگر تمہیں خدا اور جزا سزا پر یقین ہے؟ گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا اور جب کہ تم ایک بھسم کرنے اور کھا جانے والی آگ کو دیکھ رہے ہو تو کیونکر اس آگ میں اپنے تئیں ڈال سکتے ہو؟ اور یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں۔ شیطان ان پر چڑھ نہیں سکتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت ایوبؑ کی طرف دیکھو کہ وہ کیسے صابر تھے خدا تعالیٰ نے ان کا ذکر قرآن شریف میں بھی کیا ہے کہ وہ میرا ایک صابر بندہ ہے۔ پہلی کتابوں میں ان کا ذکر بالتفصیل لکھا ہے کہ شیطان نے خدا تعالیٰ سے کہا کہ ایوب کیوں صبر نہ کرے کہ اس کو تو نے مال دیا ہے۔ دولت دی ہے۔ غلام دیئے ہیں۔ نوکر چاکر دیئے ہیں۔ اولاد دی ہے۔ بیوی دی ہے۔ صحت دی ہے تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ تو اس کو آزما۔ اس پر پہلے تو اس کی بھیڑ بکریاں ماری گئیں۔ پھر بڑے بڑے جانور مارے گئے مگر پھر بھی حضرت ایوبؑ نے صبر سے کام لیا۔ اس پر شیطان نے کہا کہ ابھی اس کے پاس دولت اور غلام اور اولاد ہے وہ صبر کیوں نہ کرے۔ اس پر اس کے غلام بھی مر گئے۔ پھر انہوں نے صبر کیا۔ یہاں تک کہ ہوتے ہوتے سب کچھ ہلاک ہو گیا۔ ایک وہ اور ان کی بیوی رہ گئیں۔ پھر بھی شیطان نے کہا کہ ابھی ان کی صحت درست ہے اس پر ان کو جذام ہو گیا یعنی کوڑھ ہو گیا۔ پھر بھی انہوں نے صبر سے کام لیا۔ پس جب وہ اس طرح صابر اور صادق ثابت ہوئے تو خدا تعالیٰ نے ان کو آگے سے بھی زیادہ مال دولت، غلام، لونڈیاں اور اولاد عطا فرمائی اور صحت بھی عطا فرمائی۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 603)

نکاح

○ مکرم مرزا نعیم احمد صاحب ابن مکرم پروفیسر مرزا مبشر احمد صاحب سیکرٹری تعلیم حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا نکاح مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر 11۔ اکتوبر 1996ء کو مکرمہ سائرہ بنگش صاحبہ بنت مکرم اعجاز احمد بنگش صاحب کے ساتھ محترم صاحبزادہ جمیل لطیف صاحب آف پشاور ابن مکرم صاحبزادہ طیب لطیف صاحب نے بیت الحمد بانڈہ احمد نگر کوہاٹ میں بعد جمعہ پڑھا۔ مکرم مرزا نعیم احمد حضرت مرزا ناصر علی صاحب (وفات یافتہ) ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت فیروز پور کے پڑپوتے اور مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب انجینئر راولپنڈی کے نواسے ہیں۔ آپ کی دادی حمیدہ بانو صاحبہ حضرت میر میراں بخش صاحب آف شیخ پور گجرات رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پوتی ہیں جبکہ مکرمہ سائرہ بنگش صاحبہ حضرت محمد علی خان صاحب بنگش (رئیس کوہاٹ) رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پڑپوتی ہیں۔ عزیزہ کی دادی محترمہ شرافت بیگم حضرت مرزا ناصر علی صاحب امیر جماعت فیروز پور کی بیٹی تھیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات کرے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم میاں منصور احمد صاحب ولد میاں عبدالشکور صاحب حال مقیم جرمنی مورخہ 96-11-13 کو صبح ڈیوٹی پر جاتے ہوئے اوور کراسنگ کی وجہ سے کار کے حادثہ میں موقع پر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ ان کی عمر 35 سال تھی۔

موصوف نیک ملنسار اور جماعتی خدمت کرنے والے تھے انہوں نے اپنے پیچھے ایک بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔ مورخہ 96-11-18 کو ان کا جسد خاکی جرمنی سے ربوہ لایا گیا۔ اسی دن مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ اور تدفین قبرستان عام نمبر1 میں ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ احباب دعا کریں خدا تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

روحانیت کی درستی کے لئے اخلاق کی درستی ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

میں اپنی جماعت کو اخلاق کی طرف توجہ دلاتا رہا ہوں۔ مگر افسوس ابھی پوری توجہ نہیں کی گئی۔ اور بہت ہیں جو توجہ نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم (عبادت) پڑھتے اور (کلام الٰہی) کی تلاوت کرتے ہیں۔ ہم نیک ہیں '(-) دیتے ہیں۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ گلاس کے پیندے میں یا اس کی دیوار کے ایک طرف اگر سوراخ ہو جائے تو شربت اس میں نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح اگر اخلاق میں نقص ہو تو روحانیت باقی نہیں رہتی۔

ان کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص تیل بازار سے خریدنے گیا برتن میں تیل ڈلوایا برتن چھوٹا تھا اور تیل زیادہ۔ بنئے نے کہا کہ تیل کچھ اور ہے۔ اس نے اس زائد تیل کے لینے کے لئے برتن کو الٹ دیا۔ کہ پیندے میں تیل ڈلوائے۔ جب اس نے پیندے میں تیل ڈلوالیا۔ اور برتن کو سیدھا کیا تو تمام تیل بہ چکا تھا اور سیدھا کرنے میں پیندے کا تیل بھی بہ گیا تھا۔ گویا اس نے دونوں طرف کا تیل ضائع کر دیا۔

پس یہی حال اس شخص کا ہے۔ جو اپنے اخلاق کو نہیں دیکھتا۔ وہ محض اپنے (-) یا عبادت کو دیکھتا ہے۔ حالانکہ اخلاق کے بغیر کوئی چیز نہیں اور اگر غور کیا جائے یہ عبادتیں بھی قشر ہی ہوتی ہیں۔ روحانیت وہ تعلق ہے جو خدا اور بندے میں ہوتا ہے۔ لیکن عبادتوں کے لئے بھی ایک قشر ہوتا ہے جو اخلاق ہے۔

میں کہنا تو اور بھی چاہتا تھا۔ مگر آواز نہیں چلتی۔ اس لئے ختم کرتا ہوں خدا تعالیٰ توفیق دے کہ آپ لوگ روحانیت پیدا کریں اور اخلاق درست کریں۔ کیونکہ اخلاق کی درستی سے روحانیت کا قیام ہے۔

(از خطبہ 6 مئی 1921ء)

آئندہ صدی کی تیاری کے سلسلے میں ایک بہت ہی اہم تیاری کا تعلق واقفین نو سے ہے۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

سچ میں ایک جرأت اور دلیری ہوتی ہے۔ جھوٹا انسان بزدل ہوتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

21- نبوت 1375 ہش | 21- نومبر 1996ء

خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات

زندگی تو کسی نہ کسی طرح گزر ہی جاتی ہے اور انسانی ضروریات کسی حد تک کسی نہ کسی طرح پوری ہوتی ہی رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر کوئی ایمان لائے یا نہ لائے وہ اس کی ضروریات پوری کرتا رہتا ہے۔ سب کو سب کچھ اس طرح دیتا ہے کہ اس میں ماننے یا نہ ماننے کی کوئی تمیز نہیں ہوتی۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لاتے ہیں انہیں بھی ضروریات زندگی ملتی رہتی ہیں اور جو لوگ خدا تعالیٰ کی ہستی کا اقرر نہیں کرتے بلکہ شدت کے ساتھ انکار کرتے ہیں ان کی ضروریات بھی پوری ہوتی رہتی ہیں۔ ہر وہ چیز جس کی ہر شخص کو ضرورت ہے اللہ تعالیٰ نے وافر مہیا کر رکھی ہے تاکہ ہر شخص اس سے فائدہ اٹھائے۔ یہ نہیں کہ انسان خدا پر ایمان لائے تو اسے سانس لینے کے لئے ہوا میسر ہو اور اگر کوئی شخص اس کی ہستی کا انکار کر دے تو وہ سانس بھی نہ لے سکے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ محنت کا اجر دیتا ہے۔ صاحب ایمان محنت کرے تو اسے بھی اجر ملتا ہے۔ اور اس کی ہستی پر ایمان نہ لانے والا شخص بھی محنت کرے تو اسے بھی اجر ملتا ہے۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ دنیوی زندگی میں صاحب ایمان اور ایمان سے عاری لوگوں میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ بلکہ بعض اوقات تو لوگوں کو یہ غلطی بھی لگتی ہے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان نہیں لاتے ان کے پاس دنیوی مال و دولت ایمان لانے والوں سے بہت زیادہ ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایمان لانے اور نہ لانے میں بڑا فرق ہے۔ اور اگر غور کیا جائے تو انسانی زندگی میں ایک شخص اور دوسرے شخص کے درمیان یہی سب سے بڑا فرق ہے۔

جو شخص خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لاتا ہے اور اس کی صفات سے آگاہی رکھتا ہے اس کے دل کی کیفیت اور اس شخص کے دل کی کیفیت جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان نہیں رکھتا بہت مختلف ہے۔ وجود اور عدم کی سی حیثیت ہے۔ ایک دل میں اطمینان ہے، یقین ہے۔ دوسرے دل میں بے اطمینانی ہے اور بے یقینی ہے۔ چنانچہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان نہیں رکھتے ان میں اپنی زندگی کو ختم کر لینے کا رجحان زیادہ ہے یعنی وہ زیادہ خودکشی کرتے ہیں۔ انہیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ خدا تعالیٰ کی ہستی موجود ہے جو ان کے حالات کو بدل سکتی ہے۔ بہتر حالات ہیں تو ان کی اپنی غلطی کی وجہ سے بدتر ہو سکتے ہیں اور بدتر حالات ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہو سکتے ہیں۔ چونکہ صاحب ایمان کو اس بات پر یقین ہوتا ہے اس لئے وہ کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ اور کبھی اتنا زیادہ فخر بھی نہیں کرتا کہ وہ سب کچھ اپنے آپ ہی کو سمجھے۔ اس کے ذہن میں کبھی یہ بات نہیں آتی کہ جو کچھ اس کے پاس ہے اس کے زور بازو کا کمایا ہوا ہے۔ اور جب حالات خراب ہوتے ہیں تو وہ کبھی یہ نہیں سمجھتا کہ یہ حالات درست نہیں ہو سکتے۔ وہ خدا تعالیٰ کو ہر چیز پر قادر مانتا ہے۔ اور جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے حالات میں بھی اپنی قدرت کا اظہار کر کے اس کے حالات کو بہتر بنا سکتا ہے۔ ایسا کرنے کے لئے صاحب ایمان کے پاس ایک روحانی ہتھیار موجود ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان نہ لانے والوں کے پاس نہیں ہے۔ اور وہ ہتھیار ہے دعا کا۔

جب انسان اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ موجود ہے اور وہ قادر ہستی ہے

تو جب بھی اسے ضرورت پیش آتی ہے، اور اگر وہ غور کرے تو اسے ہر لمحہ اس بات کی ضرورت ہے، وہ دعا کرتا ہے اور دعا کے قبول ہونے کے نظارے دیکھتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ وہ واقعی طور پر خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لاتا ہے۔ اور اس کی قدرتوں پر یقین رکھتا ہے۔ دنیا میں لاکھوں لاکھ نہیں کروڑوں کروڑ بھی نہیں اربوں ارب ایسے لوگ گزرے ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لاتے ہوئے اور اس کی قدرتوں پر یقین رکھتے ہوئے، اس کی قدرت کے عجائبات دیکھے ہیں۔ اس سے دعائیں کی ہیں اور دعاؤں کی قبولیت کو انہوں نے بالکل اس طرح دیکھا ہے کہ جیسے کوئی چیز مجسم ہو کر ان کی آنکھوں کے سامنے آجائے۔ انہیں ہمیشہ اس بات پر یقین رہا کہ وہ اکیلے نہیں ہیں، خدا ان کے ساتھ ہے۔ اچھے حالات ہیں تو خدا تعالیٰ نے یہ اچھے حالات پیدا کئے ہیں۔ برے حالات ہیں تو وہ ان برے حالات کو اچھے حالات میں بدل دینے کی قدرت رکھتا ہے۔ چنانچہ دعا کے ذریعے وہ اپنے برے حالات کو بدلوا بھی لیتے ہیں۔

پس ان اربوں ارب لوگوں کی مثال سامنے رکھتے ہوئے ہمیں اپنے دل میں نہ صرف خدا تعالیٰ کی ہستی پر مضبوط ایمان لانا چاہئے بلکہ اس کی قدرتوں پر یقین بھی رکھنا چاہئے۔ اگر ہم اپنے اردگرد دیکھیں تو ہمیں اتنی بڑی بڑی چیزیں نظر آتی ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے اور وہ سب بڑی بڑی چیزیں خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہیں۔ زمین ہے، آسمان ہے، فضاء ہے، ہوا ہے، بادل ہے، گھٹائیں ہیں، یہ سب ایسی چیزیں ہیں کہ صرف وہی ہستی انہیں پیدا کر سکتی تھی جو بے شمار اور بے حد و حساب قدرتوں والی ہو اور وہ ہستی خدا کی ہستی ہے۔

پس اگر اس نے یہ سب کچھ پیدا کیا ہے اور ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ اس کے سوا کسی اور نے ان میں سے کسی چیز کو پیدا نہیں کیا تو پھر ہمارے حالات چاہے کتنے ہی خراب کیوں نہ ہوں وہ اتنے خراب نہیں ہو سکتے کہ وہ انہیں درست نہ کر سکے۔ ہمیں اسی سے امید رکھنی چاہئے۔ اسی پر ہمارا یقین محکم ہوتا چلا جانا چاہئے اور اسی سے دعائیں کرتے ہوئے ہمیں اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بنانا چاہئے۔

پس خلاصتہ "یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ اگرچہ دنیا چل رہی ہے۔ چلتی چلی جائے گی۔ ہر شخص کی ضروریات کسی نہ کسی طرح کسی نہ کسی حد تک پوری ہوتی ہی رہتی ہیں۔ لیکن جب بھی ہم دعا کریں ہمیں نہ صرف خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین ہونا چاہئے بلکہ اس بات پر بھی کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ کوئی چیز اس کے لئے اتنی بڑی نہیں کہ ہمارے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ شائد اس سے نہ ہو سکے۔ گناہوں کے متعلق بھی عام طور پر یہی کہا جاتا ہے اور یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ انسان چاہے کتنا ہی گناہ گار کیوں نہ ہو خدا تعالیٰ جو غفور الرحیم ہے وہ ان گناہوں کو بخش سکتا ہے۔ اور جب یہ امید پیدا ہو جائے کہ وہ ہمارے گناہوں کو بخش سکتا ہے تو از خود دل میں یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ اسی سے دعا کی جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کی ہستی میں ایمان اور اس کی قدرتوں پر یقین کو ہمیشہ مضبوط سے مضبوط ہوتا دیکھیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جانوروں سے تعلق رکھنے والی بدیاں

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نیکیوں اور بدیوں کا بیان کرتے ہوئے ان بدیوں کا ذکر کرتے ہیں جو انسان کے علاوہ دوسری مخلوق سے تعلق رکھتی ہیں:-

فرماتے ہیں۔

اب میں وہ بدیاں بیان کرتا ہوں جو دوسرے جانوروں سے تعلق رکھتی ہیں:-

1۔ جانوروں کو بلاوجہ مارنا۔

2۔ جانوروں سے زیادہ کام لینا۔ اس برائی میں عام طور پر زمیندار مبتلا ہوتے ہیں۔ وہ جانور سے کام لیتے رہتے ہیں اور جب وہ کام دینے کے ناقابل ہو جاتا ہے اور مرنے لگتا ہے تو مذبح والوں کے پاس بیچ دیتے ہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ ذبح کرنا ناجائز ہے بلکہ یہ کہ اس طرح کام لینا کہ وہ تکلیف سے کام کے ناقابل ہو جائے یہ ناجائز ہے۔

3۔ جانوروں کو کھانا کم دینا اور کام زیادہ لیتے رہنا۔ اس برائی میں زمیندار نہیں مبتلا ہوتے دوسرے ہوتے ہیں۔ زمینداروں کو تو دیکھا ہے کہ وہ خود بھوکے رہیں گے مگر جانوروں کے چارے کا ضرور انتظام کریں گے۔ مجھے زمینداروں کا یہ فقرہ بہت پسند آتا ہے کہ جب قحط پڑتا ہے تو یہ نہیں کہتے۔ ہمارے کھانے کے لئے کچھ نہیں رہا۔ بلکہ یہ کہتے ہیں چارہ نہیں ملتا۔

4۔ بیمار جانور کا علاج نہ کرنا۔

5۔ جانوروں کی تعذیب۔ داغ دینا۔ رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ دیکھا ایک گدھے کے منہ پر نشان لگا ہوا تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہاں مت لگاؤ۔ کیونکہ اس جگہ حس زیادہ تیز ہوتی ہے۔ اگر نشان لگانا ہی ہے۔ تو پیٹھ پر لگا دو۔

6۔ جانوروں کی سردی گرمی کا خیال نہ رکھنا۔

7۔ جانوروں کے شہوانی جذبات کا خیال نہ رکھنا۔ جانوروں میں بھی ایسے ہی قویٰ ہوتے ہیں جیسے انسانوں میں۔ اس لئے یا تو ان کی شہوت دور کرنے کا انتظام کرنا چاہئے یا کوئی اور تدبیر کرنی چاہئے۔

8۔ اولاد کی وجہ سے دکھ دینا۔ یعنی ان کے سامنے ان کے بچوں کو ذبح کرنا یا بھوکے رکھنا یا اور کسی طریق سے دکھ دینا۔

اب میں تیسری قسم کی بدیاں بیان کرتا ہوں جو قومی بدیاں ہیں:-

1۔ فحش کی اشاعت کرنا۔ اگر کوئی شخص لوگوں میں یہ کہتا پھرتا ہے کہ فلاں شخص جھوٹا ہے تو یہ صرف دوسرے انسان سے تعلق رکھنے والی بدی نہیں بلکہ قومی بدی ہے کیونکہ جس قوم میں یہ اعلان ہوتا رہے کہ اس میں جھوٹ بولنے والے بھی ہیں۔ اس میں جھوٹ کی عظمت مٹ جاتی ہے اور اس میں بدی پھیلنے لگتی ہے۔ میرے نزدیک فحش کی اشاعت خودکشی ہے۔

2۔ نفسانیت۔ جب قوم کے فوائد کے مقابلہ میں اپنے فوائد ٹکرائیں تو اپنے فوائد کو مدنظر رکھنا اور قومی فوائد کو نظرانداز کر دینا قومی برائی ہے۔

3۔ فسق و فجور۔ جیسے کنچنیوں کا پیشے بیٹھنا یا علی الاعلان شراب پینا۔

4۔ قومی فرائض کی ادائیگی میں سستی کرنا۔

5۔ تربیت اولاد کی طرف توجہ نہ کرنا۔

6۔ تعلیم اولاد کی طرف توجہ نہ کرنا۔ جو لوگ ان باتوں کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ وہ قوم کو تباہ کرتے ہیں۔ کیونکہ اولاد نے ہی آگے قوم بننا ہوتا ہے۔

7۔ غلاظت۔ یہ پہلے بھی بیان کی گئی ہے۔ وہاں اس لئے بیان کی گئی تھی کہ اس سے لوگوں کو بو آتی ہے اور تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن یہاں اس لئے اسے بیان کیا گیا ہے کہ اس سے بیماریاں بھی پیدا ہوتی ہیں جن سے قوم تباہ ہوتی ہے۔

8۔ ذمہ داری کے احساس کا فقدان۔ فقدان کے معنے ہیں کسی چیز کا نہ پایا جانا۔ یعنی انسان یہ محسوس نہ کرے کہ میرے اوپر جو کام تھا اس کا کرنا میرا فرض تھا۔

9۔ کام یا ذمہ واری کو پورا نہ کرنے اور نقصان ہو جانے کی صورت میں برداشت نہ کرنا۔ خواہ غلطی سے کام نہ کیا ہو یا جان بوجھ کر۔

10۔ بغاوت۔

واقفین نو کے گھروں کا ماحول نہایت صاف ستھرا اور پاکیزہ ہونا چاہئے

○ ہر واقف زندگی بچہ جو وقف نو میں شامل ہے، بچپن سے ہی اس کو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہئے اور یہ نفرت اس کو گویا ماں کے دودھ میں ملنی چاہئے جس طرح Radiations کسی چیز کے اندر سرایت کرتی ہے اس طرح پرورش کرنے والی باپ کی بانہوں میں سچائی اس بچے کے دل میں ڈوبنی چاہئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ والدین کو پہلے سے بڑھ کر سچا ہونا پڑے گا۔ ضروری نہیں ہے کہ سب واقفین زندگی کے والدین سچائی کے اس اعلیٰ معیار پر قائم ہوں جو اعلیٰ درجہ کے (صاحب ایمان) کے لئے ضروری ہے۔ اس لئے اب ان بچوں کی خاطر ان کو اپنی تربیت کی طرف بھی توجہ کرنی ہو گی کہ لغو باتوں کے طور پر یا مذاق کے طور پر بھی وہ آئندہ جھوٹ نہیں بولیں گے۔ کیونکہ یہ خدا کی مقدس امانت اب آپ کے گھر میں پل رہی ہے اور اس مقدس امانت کے کچھ تقاضے ہیں جن کو بہرحال آپ نے پورا کرنا ہے۔ اس لئے ایسے گھروں کے ماحول سچائی کے لحاظ سے نہایت صاف ستھرے اور پاکیزہ ہو جانے چاہئیں۔"

(خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت الرابع مورخہ 10۔ فروری 1989ء)

مولانا عبدالباسط شاہد

حضرت مولوی محمد اسماعیل ہلال پوری

جماعت احمدیہ میں حضرت مولوی صاحب کا اسم گرامی ایک نامور جید عالم باعمل کے طور پر بہت نمایاں مقام کا حامل ہے۔ آپ نے متعدد علمی کتب تصنیف فرمائیں۔ حضرت امام جماعت ثانی کی ابتدائی علمی تقاریر و تصانیف اور خاص طور پر حضرت صاحب کی خدمت کلام الٰہی میں حضرت مولوی صاحب کو حوالہ جات کی تخریج و ترتیب کی قابل رشک سعادت حاصل ہوئی۔

حضرت مولوی صاحب 8۔ مارچ 1940ء کو فوت ہوئے آپ کی وفات پر اخبار الفضل نے وفات اور تدفین وغیرہ کی خبریں نمایاں طور پر شائع کرنے کے علاوہ ایک اداریہ بھی لکھا۔ اسی طرح حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب۔ حضرت مولانا ابو العطاء صاحب اور کئی اور بزرگوں نے مفصل مضامین تحریر فرمائے۔ جماعت کے نامور شعراء نے بھی آپ کو خراج تحسین پیش کیا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے اپنے گرامی قدر استاد کے انداز تدریس کو 'نرالا' قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

حضرت مولوی صاحب میرے استاد تھے۔ میں نے ابتدا اسکول کے زمانہ میں ان سے عربی کی تعلیم حاصل کی اور پھر ایف۔ اے۔ بی۔ اے اور ایم۔ اے۔ میں ان سے مسلسل استفادہ کیا اور (آپ) نے جس محبت اخلاص۔ ہمدردی اور جانفشانی کے ساتھ مجھے پڑھایا وہ انہی کا حصہ تھا۔ یہ الفاظ میں نے رسما" یا تکلف کے انداز میں نہیں لکھے بلکہ ایک حقیقت کا جس کا میرے قلب پر نہایت گہرا اثر ہے اظہار کیا ہے۔ میں نے بہت سے استادوں سے پڑھا ہے۔ اور بہت سے استادوں کو دیکھا ہے اور ان میں اچھے اچھے محبت اور شوق اور محنت کے ساتھ پڑھانے والے احباب شامل ہیں مگر مولوی صاحب کا انداز یقیناً سب سے نرالا تھا کیونکہ جو محبت اور جو شوق اور جو ہمدردی اور جو قربانی مولوی صاحب موصوف میں تھی وہ مجھے کسی دوسرے میں نظر نہیں آئی۔"

(الفضل 19۔ مارچ 1940ء)

اسی طرح حضرت میاں صاحب حضرت مولوی صاحب کی علمی شان کے متعلق فرماتے ہیں۔

"حضرت مولوی صاحب کی علمی رفعت کے تعلق میں ان کا علمی تنوع خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ خدا کے فضل سے جماعت میں بڑے بڑے پایہ کے عالم موجود ہیں مگر جو علمی تنوع (آپ) کو حاصل تھا وہ کسی دوسری جگہ نظر نہیں آتا تفسیر۔ تجوید۔ حدیث۔ اصول حدیث۔ مصطلحات حدیث۔ کتب سلسلہ احمدیہ۔ فقہ۔ اصول فقہ۔ تاریخ۔ بلاغت۔ ادب۔ لغت۔ صرف و نحو۔ عروض و قافیہ۔ منطق و فلسفہ حتی کہ علم تقویم اور علم ہیئت وغیرہ تک میں ایک سا دماغ چلتا تھا اور ان سب علوم میں خوب دسترس حاصل تھی۔ یہ علمی تنوع یقیناً کسی دوسری جگہ نظر نہیں آتا۔"

اسی علمی تنوع کا ذکر کرتے ہوئے حضرت شیخ محمد احمد مظہر نے 38 اشعار پر مشتمل دردناک فارسی مرثیہ میں فرمایا۔

از روائت باخبر اندر درایت بہرہ ور
عالم تقویٰ شعار و فاضلِ دنیدارِ ما
آپ تقویٰ شعار عالم و فاضل اور علم روایت و درایت کے خوب ماہر تھے۔

ہم محقق ہم مبصر منطقی ہم فلسفی
نقشہائے رنگِ رنگش برتراز اظہارِ ما
آپ محقق و مبصر اور علم منطق و علم فلسفہ کے فاضل تھے۔ ان کی رنگا رنگ خوبیوں اور خصوصیات کو ہم پوری طرح بیان نہیں کرسکتے۔

فاضل متبصر و علامۂ ناقد نظر
با براہین و دلائل مفہم اغیارِ ما
آپ صاحب بصیرت فاضل اور نقد و نظر کے خوب جاننے والے اور دوسروں کو اپنا نقطہ نظر دلائل و براہین کی روشنی میں اچھی طرح سمجھانے والے تھے۔

شہسوار عرصہ علم و یقین و معرفت
مرد میدان وغا جولا نگر مضمار ما
مقابلہ و مباحثہ کے مرد میدان اور علم۔ یقین اور معرفت کے میدان کے شہسوار تھے۔

حضرت ذوالفقار علی خاں صاحب گوہر نے بھی ایک پردرد مرثیہ لکھا جس کے آخر میں تاریخ وفات بھی نکالی گئی تھی۔

نذر دیتا ہے تجھے گوہر یہ تاریخ وفات
لے گیا جنت میں تیرا بخت نورانی تجھے
(1319ھ)

حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے بھی حضرت مولوی صاحب کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ایک مفصل مضمون تحریر فرمایا۔ آپ کے علمی کمالات کے متعلق لکھتے ہیں۔

"مولوی صاحب موصوف میرے استاد تھے پہلے مولوی اور پھر مولوی فاضل کا امتحان انہی کی شاگردی میں میں نے پاس کیا تھا۔ آپ اس قدر علمی اور عملی کمالات کے جامع تھے کہ میری زبان ان کے بیان سے اور میرا قلم ان کے احاطہ سے قاصر ہے۔ اس قدر ذہین اور ہر علم میں کامل اور تمام علوم کی گہرائیوں تک پہنچنے والا بالغ نظر۔ تحریر میں نہایت اعلیٰ انشاء پرداز شاید ہی کوئی شخص ہو۔ علاوہ عربی کے تمام علوم کے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتابوں اور سلسلہ احمدیہ کے خصوصی مسائل پر جو عبور مولانا کو حاصل تھا کاش مجھے اس کا عشر عشیر حاصل ہو جائے۔ میں نے استاد سے کبھی کسی مسئلہ پر گفتگو نہیں کی مگر اس کے متعلق انہیں ماہر اور راسخ پایا......

(الفضل 12۔ مارچ 1940ء)

حضرت مولانا ابو العطاء صاحب نے اپنے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خاں

وسعت علوم اور انسان کا مستقبل

اس زمانہ میں علمی انکشافات اور فنی ایجادات کی حیرت انگیز ترقی اور سرعت واضح طور پر اس حقیقت کا اعلان کر رہی ہیں۔ کہ انسانی زندگی ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے۔

یہ ایک ایسا دور ہے کہ ابھی اس کے امکانات کا تعین تصور سے باہر ہے البتہ یہ ضرور محسوس کیا جا رہا ہے کہ اگر ان انکشافات اور ایجادات کو انسانی زندگی کی بہبودی اور فلاح کے لئے کام میں لایا جائے۔ تو انسانی زندگی نہایت خوشحال بنائی جا سکتی ہے۔ اور اگر ان کا استعمال جنگ اور مقابلہ کی صورت میں تباہی اور بربادی کے لئے کیا جائے تو تمدن اور تہذیب بلکہ خود انسانی زندگی کا خاتمہ ایک آن واحد میں ہو سکتا ہے۔

کوئی علمی یا سیاسی تدبیر اس لئے جہاں ایک طرف انسانوں کے دلوں میں بہبودی اور خوشحالی کی ترقی کی خواہشیں اور امنگیں چمک رہی ہیں۔ وہاں دوسری طرف انسانی دل خوف و ہراس سے بیٹھے جا رہے ہیں کہ اگر دنیا کی بڑی طاقتوں کے درمیان تصادم ہو گیا اور انہوں نے ایک دوسرے کے خلاف ان نئے تباہ کن ہتھیاروں کا استعمال شروع کر دیا تو تمام دنیا اس کی لپیٹ میں آ جائے گی اور زمین کا کوئی خطہ تباہی سے بچ نہیں سکے گا۔

ماہرین فن اور ماہرین سیاست کے دماغ متواتر اس تلاش میں ہیں کہ کن طریقوں سے بنی نوع انسان کو اس خطرے سے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس وقت تک کوئی یا سیاسی تدبیر کارگر ثابت ہوتی نظر نہیں آئی۔ اس تلاش کے دوران ابھی تک اس حقیقت کی طرف توجہ نہیں کی گئی کہ علمی اور سیاسی تدبیریں خود ایک اعلیٰ اور غالب تدبیر کے تابع ہیں اور یہ کہ ان تدبیروں کو استوار کرنے اور ان کے ذریعے فائدہ مند اور مقصود نتیجہ حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس اعلیٰ اور غالب تدبیر کی طرف رجوع کیا جائے۔

اس غفلت کی وجہ یہ ہے۔ کہ انسان جب کوئی نیا علم یا کوئی نئی ترقی حاصل کرتا ہے تو وہ یہ گمان کر لیتا ہے۔ کہ مجھے یہ علم اپنی کوشش سے یا یہ ترقی اپنے علم کے نتیجہ میں حاصل ہوئی ہے(-) حالانکہ تمام علوم اور تمام ترقیات اللہ تعالیٰ کی عطا ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا علم لامحدود ہے اور تمام زمینی اور آسمانی مواد پر حاوی اور محیط ہے انسان کو اس میں سے اتنا ہی حاصل ہوتا ہے جتنا خدا تعالیٰ اسے عطا فرمائے(-) اللہ تعالیٰ کے پاس ہر شے کے لامحدود خزانے ہیں۔ وہ ہر زمانے میں انسان کو اسی قدر سے واقف کرتا ہے اور اسی قدر عطا فرماتا ہے جس کا وہ اندازہ اور فیصلہ فرماتا ہے۔

علم کا ایک ٹکڑا انسان کو جب اس علم میں سے کچھ عطا ہوتا ہے تو وہ گمان کر لیتا ہے بس میں نے سب کچھ معلوم کر لیا حالانکہ جو کچھ اسے حاصل ہوا وہ الٰہی علم کا ایک ٹکڑا ہے اور لامحدود علم اللہ تعالیٰ ہی کے پاس موجود ہے۔ نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے روحانی اور اخلاقی علوم کے وسیع خزانے عطا فرمائے لیکن ساتھ ہی یہ دعا بھی سکھائی۔ اے اللہ تو اپنے فضل سے میرے علم میں وسعت دیتا چلا جا(-) اگر کسی وقت اللہ تعالیٰ عطا کردہ علوم کا کوئی پہلو دکھ اور عذاب کا امکان یا خوف پیدا کرتا ہے تو یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس وہ علوم بھی ہیں جو رحمت کی صورت پیدا کر سکتے ہیں(-)

موجودہ خوف و ہراس کے ازالے کی اصلی تدبیر تو یہ ہے کہ منبع علوم کے ساتھ تعلق پیدا کیا جائے۔ اور اسی سے ہدایت لی جائے۔ پھر اس کی ہدایت کے مطابق ایک طرف تو وہ اخلاقی اور روحانی انقلاب انسانی زندگی میں پیدا کیا جائے جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے تاکہ ہم اس کے عطا کردہ علوم کو انسان کی حقیقی فلاح اور بہبودی کی ترقی کے لئے کام میں لانے کے قابل بن سکیں۔ اور دوسری طرف ہمیں وہ علوم عطا ہوں جو موجودہ علوم کے غلط استعمال اور تباہ کن اثرات سے بنی نوع انسان کی حفاظت کا کام دے سکیں۔

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے(-) اور وہی ایک ہستی ہے کہ جب انسان دکھوں سے گھر جاتا ہے اور اسے کوئی اور چارہ کار نظر نہیں آتا تو وہ اس کی فریاد سنتی ہے اور اسے دکھوں سے نجات دیتی ہے(-)

اے اللہ میں اپنی جان تیرے سپرد کرتا ہوں اور اپنے سارے معاملات تیرے ہاتھ میں دیتا ہوں اور اپنا انجام تیرے حوالے کرتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ تو اپنے عذاب سے مجھے بچائے گا اور اپنی رحمت اور اپنا فضل مجھ پر نازل فرمائے گا۔ اے اللہ تیری دی ہوئی نجات کے بغیر کوئی نجات نہیں اور تیری دی ہوئی پناہ کے بغیر کوئی پناہ نہیں۔

اللہ کی عطا کردہ نجات آج نئے نئے طاقتور تباہ کن ہتھیاروں کی ایجاد نے بھی یہ حالت پیدا کر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نجات کے بغیر کوئی نجات نہیں اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی پناہ کے بغیر کوئی پناہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ہر قدرت ہے۔ اگر تمام ملکوں میں سب انسان مرد اور بچے اور بوڑھے اور جوان اس کے سامنے جھک جائیں اور اکیلے اکیلے بھی اور جمع ہو کر بھی اس سے ہدایت طلب کریں۔ تو وہ ایسے علوم ہم پر کھول سکتا ہے جن سے موجودہ خطرات کا تدارک کیا جا سکے۔ اور جو پیش آمدہ خطرات کے لئے تریاق کا حکم رکھتے ہوں۔ اسے یہ بھی قدرت ہے کہ وہ ان لوگوں کے دلوں اور دماغوں میں ایک پاکیزہ اور خوشگوار انقلاب پیدا کر دے جو ان ہتھیاروں پر اختیار رکھتے ہیں اور انہیں اس عزم پر آمادہ اور پختہ کر دے کہ یہ طاقتیں اور علوم صرف انسان کی خدمت اور بہبودی کے لئے استعمال کئے جائیں گے۔ اور

باقی صفحہ 5 پر

ملک رفیق احمد مربی سلسلہ۔ ربوہ

یتامیٰ کی پرورش کے سلسلہ میں ہماری ذمہ داریاں

انسان کو اس دنیا میں زندگی گزارتے ہوئے مختلف قسم کے حالات سے واسطہ پڑتا ہے۔ بچپن سے ہی ماں باپ اور عزیز و اقارب ہمارے لئے مضبوط سہارا بن جاتے ہیں اور ہر طرح کی مدد کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں اور ایک وہ بھی ہیں جن کے والد کسی بیماری کی وجہ سے یا کسی حادثہ کے سبب وفات پا جاتے ہیں اور بسا اوقات یہ دیکھا گیا ہے کہ والد کی آنکھیں بند ہوتے ہی بچوں پر تلخی کے ایام شروع ہو جاتے ہیں۔ ان کے گھروں میں روزمرہ کی ضروریات مہیا کرنے کے لئے مشکلات پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں نیز بچوں کی پڑھائی اور صحت کو قائم رکھنے کے لئے مالی تنگی ان کی ترقی کی راہ میں روکاٹ پیدا کرنے لگ جاتی ہے۔ ان ایام میں نیک دل قریبی اور دور کے رشتہ دار ان کی مدد کر کے اللہ کی رضا حاصل کرنے کی تگ و دو کرتے ہیں لیکن بہت سے وہ بھی ہوتے ہیں جنہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا۔ ہم میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ نے وسعت مال دی ہوئی ہے اور ان کی خواہش ہوتی ہے کہ کاش ان کے لئے کوئی ایسا موقعہ ہو اور کوئی ایسا ذریعہ ہو کہ انہیں ایسے افراد کا علم ہو سکے جو حقیقتاً مدد کے مستحق ہیں۔ اسی طرح جن کے پاس مال تھوڑا ہے لیکن دل کے امیر ہیں ان کے دل میں مدد کے مستحق افراد کی مدد کرنے کے لئے شدید خواہش اور تڑپ موجزن ہوتی ہے۔ اس بنیادی اور اہم ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے نظام جماعت کے تحت مستحق افراد کی مدد کے لئے ایک منظم ادارہ قائم ہے جسے کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ کا نام دیا گیا ہے۔ جس کے ذریعہ یہ سہولت پیدا کر دی گئی ہے کہ وہ جو حقیقتاً مدد کے مستحق ہیں ان کی باقاعدہ امداد کی جائے اور جو اس کار خیر میں حصہ لینا چاہتے ہیں ان کے لئے اس نیک کام میں حصہ لینے کے لئے موقعہ فراہم کیا جائے۔

اردو زبان میں یتیم کا لفظ عربی زبان سے اخذ کیا گیا ہے اس کا فعل یَتِمَ ہے یعنی "ت" پر زبر سے بھی پڑھا جاتا ہے اور زیر سے بھی۔ اس کے معنے جب یہ یتیم کی صورت میں لفظ ہو دو طرح کے ہوتے ہیں ایک یہ کہ وہ بچہ جو ابھی بلوغت کی عمر کو نہ پہنچا ہو اور اس کا باپ فوت ہو جائے یا وہ بچہ جس کا باپ گم ہو جائے اور ابھی تک وہ خود مرد کہلانے کی عمر تک نہ پہنچا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے اردگرد اس قسم کے بہت سے خاندان نظر آتے ہیں جن کے والد فوت ہو چکے ہیں ان کے پاس کوئی جائیداد' زمین یا کاروبار نہیں ہے جس کی وجہ سے والدہ اس امر پر مجبور ہو جاتی ہے کہ وہ کام تلاش کرے اور وہ بجائے بچوں کے ساتھ رہ کر ان کی تربیت کرنے میں بھرپور حصہ لے سکے وہ گھر گھر پھر کر چھوٹے موٹے کام کرتی ہے تا وہ اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پال سکے۔ اب اس حالت میں اس کے عزیز و اقارب اور نیک دل لوگ الگ الگ اس کی بھرپور مدد کرنے سے قاصر ہوتے ہیں لیکن اگر اس امداد کو اکٹھا کر کے مدد کا منظم پروگرام ترتیب دے دیا جائے تو ان کی بہت سی مشکلات کو حل کرنے میں مناسب امداد مہیا کی جا سکتی ہے۔

کلام الٰہی میں ان امداد کے مستحقین افراد کو خاندانوں کی امداد کرنے کے لئے 22 جگہ پر نام لے کر ذکر کیا گیا ہے۔ جب کوئی فوت ہوتا ہے تو وہ کچھ نہ کچھ جائیداد اپنے بچوں کے لئے چھوڑ کر ہی جاتا ہے جو ان کی آئندہ زندگی کے لئے قیمتی سرمایہ ہوتا ہے اسی لئے عربوں میں زمانہ جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ وہ اس رقم کو یا تو تجارت میں لگا دیتے اور اس کا منافع ان بچوں کے اخراجات پورا کرنے کے لئے صرف کرتے تھے یا ان کو اپنے گھر کے دوسرے بچوں کے ساتھ ملا کر ان کی بھی پرورش کرتے تھے لیکن ان کے مال کو محفوظ رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ بلوغت کی عمر کو پہنچ جائیں جب ان میں سمجھ بوجھ پیدا ہو جاتی اور وہ اپنا مال خود صحیح رنگ میں استعمال کرنے کے قابل ہو جاتے تو ان کی جائیداد ان کے حوالے کر دیتے لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ والد کی وفات کے بعد اس کے عزیز اس کو اس طریق سے استعمال کریں کہ اسراف نظر آئے اور دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ ان کی جائیداد کو اس تیزی سے خرچ کرنے کا مقصد یہ ہے کہ کہیں وہ بڑے ہو کر جائیداد کا دعویٰ بھی نہ کر دیں اس لئے نیت اس کو ختم کرنا ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ طریق درست نہیں ہو گا اگر مجبوری ہے آپ ان کے لئے کچھ کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں اور آپ کو اس میں سے خرچ کرنا ہے جو محض ان کے لئے ہے تو اتنا ہی خرچ کریں جو ضروری ہے تا ایک لمبے وقت تک ان کی زندگی بنانے کے کام آ سکے۔

والد کی وفات کے بعد اس امر کا خطرہ ہوتا ہے کہ بچوں میں احساس محرومی یا احساس کمتری پیدا ہو جائے اس لئے انہیں دوسرے بچوں سے بڑھ کر شفقت اور پیار کی ضرورت ہوتی ہے ان کو معاشرہ میں عزت اور وقار مہیا ہونا چاہئے۔ ڈانٹ ڈپٹ سے اجتناب کرنا چاہئے ان کو محض اس بنا پر دھتکارنا کہ ان کے سر پر والد کا سایہ نہیں ہے ایک ایسا کام ہے جو قابل ملامت ہے۔ والد کی وفات کے بعد ان کو محض مالی امداد کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ انہیں پدرانہ شفقت اور محبت کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو ان میں اعتماد اور بھروسہ اور عزت نفس پیدا کر سکے۔ نیک لوگوں کی یہ نمایاں نشانی ہے کہ وہ اللہ کی رضا کی خاطر اور نہ کہ لوگوں کو خوش کرنے یا دکھانے کی خاطر ان بچوں کا ساتھ دیتے ہیں اور ہر اس نظام کا ساتھ دیتے ہیں جو ان کی مدد کے لئے قائم کیا جاتا ہے۔ عید اور دوسری خوشیوں کے موقعہ پر جہاں تک آپ کی طاقت ہے آپ ان کے لئے خوشیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ ان سے شفقت کا سلوک کریں۔ ان کی مدد کریں لیکن انتہائی محتاط اور معزز طریقہ سے تاکہ ان کی عزت نفس مجروح نہ ہو۔ اسی وجہ سے جماعتی

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیفٹیننٹ کرنل (ر) بشارت احمد۔ لاہور کینٹ

قرض اور اس کی واپسی

عربی زبان کو بجا طور ام الالسنہ کہا جاتا ہے۔ یعنی زبانوں کی ماں یا زبانوں کی جڑ۔ اس کا ایک ایک لفظ اپنے اندر بڑے معانی رکھتا ہے۔ مثلاً قرض کو اردو میں قرض بھی کہا جاتا ہے اور ادھار بھی۔ اب ادھار کے لفظ کو ہی لیجئے اس کا کوئی خاص بنیادی مطلب کچھ بھی نہیں۔ جبکہ ادھار کو عربی میں قرض کہتے ہیں۔ اور قرض کا مطلب ہے کاٹنا۔ اسی سے پھر آگے قینچی کا لفظ نکلا ہے یعنی کہ کاٹنے والا اوزار۔ قرض کا معنی ہوا کاٹنا۔ اب ذرا اس پر غور کیجئے۔ قرض واقعی تعلقات اور مراسم کو کاٹ دیتا ہے۔ ہمارے معاشرے کے اندر جھگڑوں کی بنیادی وجہ روپے پیسے کا لین دین اور قرض کی بروقت ادائیگی نہ کرنا ہے۔ میرے والد ملک رسول بخش صاحب آف ڈیرہ غازی خان بتایا کرتے تھے کہ بیٹا اگر کسی سے تعلقات ختم کرنے ہوں تو اس کو کچھ رقم قرض کے طور دے دو۔ تعلقات خود بخود کٹ کر ختم ہو جائیں گے۔

کئی ایک لوگ قرض لیتے وقت جس انشراح صدر اور دیدہ دلیری کا اظہار کرتے ہیں اور پھر ادائیگی کے لئے حیلے بہانوں پر اتر آتے ہیں ان کے اس ناروا رویہ کو دیکھ کر بڑا دکھ اور افسوس ہوتا ہے۔

یونان کا ایک مشہور فلسفی سقراط گزرا ہے۔ اس کے متعلق آیا ہے کہ حکومت وقت نے اس کو جمہوریت کے حق میں بولنے کی وجہ سے سزائے موت کا حکم دیا۔ مروجہ قانون کے مطابق جب سقراط نے زہر کا پیالہ اپنے شاگردوں کی موجودگی میں کھڑے ہو کر پیا تو اس کو چکر آیا۔ پھر اس نے کہا کہ میں نے اپنے ہمسایہ سے ایک مرغ قرض لیا تھا جو ابھی قابل واپسی ہے۔ کوئی ہے جو اس قرض کو چکا دے۔ اس کے ایک روتے ہوئے شاگرد نے کہا استاد تم بے فکر ہو کر جان دیدو تمہارا قرض میں ادا کروں گا۔

چند روز قبل الفضل میں حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خانصاحب کی سیرت کے اوپر ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں لکھا تھا کہ جب حضرت چوہدری صاحب 1935ء میں وائسرائے کی کونسل کے ممبر بنے تو آپ نے اس وقت کے سکہ رائج الوقت کے مطابق اپنے موکلوں کو 60/65 ہزار کی پیشگی فیسیں واپس کیں۔ آجکل کے زمانہ میں ایسی باتیں ایک افسانوی حیثیت اختیار کر گئی ہیں۔

لوگ قرض کے علاوہ تجارت کے لئے لوگوں سے انوسٹمنٹ کے طور پر پیسے لیتے ہیں۔ قرض لینے والے دوست اس طرح بہت سی رقم اکٹھی کر لیتے ہیں۔ سارا روپیہ حلوہ مانڈے اور بیرونی دوروں پر خرچ دیتے ہیں۔ اور آخیر میں اپنے کو قانونی طور دیوالیہ ثابت کر کے فارغ ہو بیٹھتے ہیں۔ اس طرح کے ہتھکنڈے دنیاوی دفاتر اور عدالتوں میں تو کام آجاتے ہیں مگر قیامت کے دن احکم الحاکمین خدا تعالیٰ کے سامنے وہ ایک بڑے مجرم کے طور پیش ہوں گے۔

اول تو ہماری یہ کوشش ہونی چاہئے کہ ہم کسی سے قرض لیں ہی نہیں۔ ایک بار عادت پڑ جائے تو پھر بار بار قرض لینے کو جی چاہتا ہے۔ اس لعنت سے بچنے کا صرف ایک ہی طریق ہے کہ اپنی چادر کے مطابق اپنے پاؤں پھیلائیں مصنوعی معیار زندگی سے پرہیز کریں۔ خدا تعالیٰ کے ہاں دعائیں کریں۔ اس کی ذات عالی جناب پر توکل کریں۔ وہ ایسے ایسے راستوں سے آپ کو رزق دے گا جو آپ کے وہم و گمان میں بھی نہیں۔ مانگیں تو صرف اس سے۔ دعائیں کریں تو صرف اس سے مشکل اور مشقت کو برداشت کر لیں۔ مگر صبر کا دامن ہرگز نہ چھوڑیں۔

قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر حضرت مولانا نور الدین صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش تو کر دیکھیں۔ اپنے اندر ایک غناء کا مقام پیدا کریں۔ کسی کے مالی اور دنیاوی مقام کو دیکھ کر ہماری رال نہ ٹپکنے لگے۔ ذرا حوصلہ اور ہمت سے کام لیں۔ دعا اور توکل کے دامن کو تھامے رہیں۔ اپنی ضرورتوں کو ذرا کم کر لیں۔ معمولی مکان پرانے ماڈل کی دھواں چھوڑتی گاڑی پر راضی ہو جائیں۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ قرض جیسی لعنت سے آپ کو چھٹکارا مل جائے گا۔ شادی بیاہ کی رسومات میں بھی تحریک جدید کے معیار کو سامنے رکھیں۔ لوگوں کی واہ واہ سے جتنا پرہیز کریں گے اتنا ہی آپ کے لئے بہتر ہو گا۔ اور نتیجہ یہ نکلے گا کہ آپ کم سرمایہ میں قرض کے بغیر خوشحال زندگی گزاریں گے۔

بقیہ صفحہ 4

انسان کی تباہی کے لئے ہرگز استعمال نہ ہوں گے۔ پھر اسے یہ بھی قدرت ہے کہ جو لوگ یا جو نظام ان طاقتوں اور ان علوم کو انسانی تباہی کے لئے استعمال کرنے پر مصر یا آمادہ ہوں ان کے اختیارات ضبط کر کے انہیں ناکارہ اور بے ضرر کردے اور ان کی جگہ بنی نوع انسان کے حقیقی بہی خواہاں کو قائم کردے اور یہ سب علوم اور طاقتیں تباہی کے سامان اور خوف و ہراس کے موجبات بننے کی بجائے فلاح اور بہبودی اور رزق بے حساب کا سامان اور ذریعہ بن جائیں۔

پس ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام بنی نوع انسان سب معبودان باطلہ کو کلی طور پر ترک کر کے ایک ہی سچے معبود کے سامنے عاجزی سے جھک جائیں اور اسی سے ہدایت طلب کریں اور اسی کی پناہ میں آنے کی آرزومند ہوں۔

(ہفت روزہ لاہور 9 نومبر 1996ء)

واقفین (نو) بچے ایسے ہونے چاہئیں جو غریب کی تکلیف سے غنی نہ بنیں لیکن امیر کی امارت سے غنی ہو جائیں۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

قرارداد تعزیت بروفات
محترم آفتاب احمد خاں

جماعت احمدیہ راولپنڈی کا غیر معمولی ہنگامی اجلاس عام منعقدہ 20۔ اکتوبر 96ء مکرم و محترم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ برطانیہ کی اچانک وفات حسرت آیات پر اپنے گہرے دکھ اور رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

آپ کے والد ثناء اللہ خان صاحب کا تعلق سیالکوٹ سے تھا جو بعد میں مستقل طور پر لاہور منتقل ہو گئے تھے۔ آپ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفیق حضرت شیخ محمد صاحب آف مزنگ لاہور کے نواسے تھے۔ آپ نے بفضل خدا دینی اور دنیوی لحاظ سے بڑی کامیاب زندگی بسر کی اور تقریباً 72 سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ نے وزارت خارجہ میں طویل ملازمت کی۔

ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے اپنی خدمات جماعت کے سپرد کر دیں اور آخر تک نہایت جانفشانی اور اخلاص کے ساتھ خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق پائی۔ 1981ء میں جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر تقاریر کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کی توفیق پائی۔ اس انتظام کا یہ پہلا موقع تھا۔ اور آپ نے بڑی خوبی سے اس فرض کو نبھایا۔

مکرم آفتاب احمد خاں صاحب 85-1984ء میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے نائب امیر تھے۔ 1984ء میں جب حضرت امام جماعت الرابع انگلستان تشریف لے گئے تو آفتاب احمد خان صاحب نے جماعت احمدیہ کی طرف سے انسانی حقوق کے ادارہ اور ایمنسٹی انٹرنیشنل کے ساتھ رابطہ میں اہم اور گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ 1986ء میں حضرت صاحب نے انہیں جماعت احمدیہ برطانیہ کا امیر مقرر فرمایا۔ آپ نے اپنے دس سال سے زائد عرصہ دور امارت میں حضرت صاحب کے زیر سایہ اور حضرت صاحب کی زیر قیادت اور رہنمائی میں بیش بہا خدمات سرانجام دیں۔ اور اس دور ابتلا میں امارت کی نازک ذمہ داری کو نہایت احسن رنگ میں نبھایا۔ امامت کے ساتھ ان کی وابستگی قابل رشک حد تک تھی۔ نظام سلسلہ کے احترام اور حفاظت کے لئے فراست اور توجہ بھری نگاہ رکھتے تھے۔ بہت ہمدرد۔ نیک سیرت۔ خوش طبع اور زیرک وجود تھے۔ سفارت کار کی حیثیت سے ادب و آداب ان کے مزاج کا حصہ بن چکے تھے۔ ان کی جماعتی خدمات میں یہ پہلو نمایاں طور پر نظر آتا تھا۔

ہم اراکین جماعت احمدیہ راولپنڈی اس سانحہ پر اپنے پیارے امام و مطاع حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں اور آفتاب احمد خاں صاحب کی اہلیہ محترمہ عطیہ بیگم صاحبہ۔ ان کے بیٹے اور دونوں بیٹیوں۔ ان کے سب بھائیوں بہنوں اور دیگر عزیز و اقارب اور سب چاہنے والوں نیز جماعت احمدیہ برطانیہ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ہم ہیں اراکین جماعت احمدیہ راولپنڈی

آپ کا خط ملا

مکرم عبدالحمید صاحب لاہور سے لکھتے ہیں۔
الفضل 29۔ اکتوبر میں آپ کا مضمون سائنسی آگہی پڑھنے کے بعد ایک بات یاد آگئی عرض کئے دیتا ہوں۔

آج سے قریباً پندرہ بیس سال پہلے کی بات ہے کہ امریکہ میں ایک رہائش پذیر پاکستانی کو جب یہ بتایا گیا کہ ایک ایسی کار بنائی جارہی ہے جس میں کمپیوٹر نصب کیا جائے۔ جس پر منزل کی Setting کرنے کے بعد ڈرائیور آرام سے بیٹھ جائے گا یا سو جائے گا اور خود بخود منزل پر پہنچ جائے گی تو اس پاکستانی نے کہا یہ تو کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہمارے ملک میں ایسا نظام پچھلے سو سال سے چل رہا ہے۔ امریکن نے حیران ہو کر پوچھا وہ کیسے تو پاکستانی نے بتایا کہ ہمارے دیہاتوں سے بیل گاڑی پر سامان لاد کر وہ دیہات سے شہر کی منڈی جانے کے لئے رات کے وقت سفر شروع کرتی ہے۔ اس کے پیچھے ایک لالٹین باندھ دیتے۔ گاڑی بان آرام سے مال کے اوپر سو جاتا ہے۔ بیل گاڑی ساری رات چلتی رہتی ہے اور صبح کو وہ منڈی پہنچ جاتی ہے۔

اپنی دعاؤں میں اس عاجز کو یاد رکھیں۔

بقیہ صفحہ 4

نظام کے تحت ایسا طریق اپنایا گیا ہے جس سے ان کو پروقار طریق سے امداد مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے وقار کو مجروح نہ ہونا دیا جائے۔

یتامٰی کی امداد کے سلسلہ میں ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ہم میں سے کسی کو بھی اپنی عمر کے متعلق کوئی گارنٹی نہیں ہے کہ وہ کب اس دنیا سے رخصت ہو گا۔ کلام الٰہی میں دو یتیم بچوں کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ ان کے مکان پر دیوار کے نیچے ان کے لئے خزانہ دفن تھا لیکن وہ دیوار گرنے والی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام کر دیا کہ ان کی دیوار کو تعمیر کروا دیا گیا اور وجہ یہ بتائی کہ ان کے والدین نیک تھے یعنی والدین کی نیکی اور صالح ہونے نے ان کے فوت ہو جانے کے بعد بھی ان کے حقوق کی حفاظت کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی جائیداد کو ضائع نہ ہونے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو کچھ دیا ہے آپ اس کو ان کے لئے خرچ کرنے کا عزم کریں جن کے بچے اپنے والد کی وفات کے بعد یا والد اور والدہ کی وفات کے بعد عزت اور وقار سے زندگی گزارنے کے خواہش مند ہیں۔ امانت کفالت یکصد یتامٰی آپ کے لئے یہ موقعہ فراہم کرتی ہے کہ اپنی حیثیت اور توفیق کے مطابق ان افراد اور خاندانوں کی امداد کے موقعہ سے فائدہ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مال میں برکت دے اور انشراح قلب سے ہر قربانی کرنے کی توفیق دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

حضرت منشی زین العابدین صاحب کی سیرت کے سلسلے میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے لکھتے ہیں۔

اس زمانے میں دیہات میں ہاتھ چکی سے آٹا اور وہ بھی بالعموم روزانہ کی ضروریات کے لئے روزانہ پیسا جاتا تھا۔ مرکز سے تربیت وغیرہ کے لئے جو احباب آتے آپ اپنے ہاتھ سے آٹا پیس کر روٹی پکوا کر ان کی تواضع کرتے اور اس میں بہت مسرت محسوس کرتے تھے۔ آپ کا ذریعہ معاش زمینداری تھا۔ تمام بھائیوں میں سے حافظ حامد علی صاحب کے بعد آپ سب سے زیادہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں حاضر ہونے والوں میں تھے۔ شائد ایک دو جماعت تک تعلیم پائی ہوگی۔ البتہ کلام الٰہی ناظرہ پڑھے ہوئے تھے لیکن قریباً ناخواندہ ہونے کے باوجود زیادہ سوجھ بوجھ کے مالک تھے۔ اور آپ کی سوچ بچار گہری ہوتی تھی۔ 1918ء۔1919ء میں آپ اپنے گاؤں کی جماعت کے سیکرٹری تھے۔ بابو محمد حمید کراچی بیان کرتے ہیں۔ حضرت منشی زین العابدین صاحب کا رنگ پکا کالا تھا اس پر سفید لباس سفید ریش بہت پھبتی تھی۔ میرے نانا جان مولوی محمد اعظم صاحب پنساری (وفات یافتہ) تھہ غلام نبی میں نہ معلوم کب سے قیام پذیر تھے پہلے غیر از جماعت ہونے کی حالت میں مسجد میں پیش امام نیز طبیب ہونے کی وجہ سے ذی عزت تھے۔ آپ کے معاصر منشی صاحب سے دوستانہ تھا۔ لیکن نانا جان قبول احمدیت کے بعد احمدیہ جماعت کی کچی بیت آ گئے اور منشی صاحب کے ساتھ تعلقات اخوت کا رنگ اختیار کر گئے۔ یہ بیت منشی صاحب کے مکان کے ملحق اور آپ ہی کے خاندان کی تعمیر کردہ تھی۔ اس میں ایک کمرہ مستورات کے لئے تھا جس کا دروازہ آپ کے مکان کے صحن میں کھلتا تھا۔ خواتین جمعہ میں پابندی کے ساتھ شریک ہوتی تھیں۔ اور گھر میں سے گزر کر کمرے میں جاتی تھیں۔ قرب بیت کی وجہ سے آپ کو خدمت کا بہت موقعہ ملتا تھا۔ اور آپ اس کی جملہ ضروریات کا خاص خیال رکھتے تھے۔ اور خود ہی پورا کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ بہت مہمان نواز تھے۔ مرکز سلسلہ سے آنے والوں کے علاوہ ریل گاڑی سے آنے جانے والے مسافروں کی بھی باانشراح خدمت کرتے تھے۔

مرکز سے عشق تھا۔ جمعہ اور عیدین قادیان میں پڑھتے۔ سردی ہو کہ گرمی بارش ہو یا آندھی آپ کے اس معمول میں فرق نہ آتا تھا۔ بیان کرتے تھے کہ میری زرعی زمین وصیت کے ریکارڈ کی رو سے صرف دو گھماں بہت تھوڑی تھی جو گزر اوقات مشکل سے ہوتا تھا۔ آپ نے فراخی رزق کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دے گا چنانچہ بعد میں کنبہ کے بڑھ جانے پر بھی آپ اسی تھوڑی سی اراضی پر ہی گزارا کرتے تھے۔ باوجود لکھنا پڑھنا نہ جاننے کے ہمیشہ جماعت کے سیکرٹری مال رہے۔ اور اس ذمہ داری کو کمال ذمہ داری سے نبھاتے تھے۔ آپ وصیت میں حصہ آمد باقاعدگی سے ادا کرنے کے علاوہ دیگر مالی تحریکات میں بھی اپنی وسعت کے مطابق بشاشت سے حصہ لیتے اور دوسروں کو بھی تحریک کر کے شریک کرتے تھے۔

مزید بیان کرتے ہیں کہ باوجود ان پڑھ ہونے کے آپ کو صداقت احمدیت کے موٹے موٹے دلائل یاد تھے اور دعوت الی اللہ کا بے پناہ جذبہ رکھتے تھے۔ اور اس کا کوئی موقعہ ضائع نہ ہونے دیتے تھے۔

یہ خداداد وصف تھا کہ آپ کا بات سمجھانے کا طریقہ بہت دل نشین تھا۔ اور مخالف سے مخالف بھی بات سن کر نرم ہو جاتا۔ اور قائل ہو جاتا تھا۔ علاقہ کے لوگ آپ کی ایمان داری کے قائل تھے اور لوگ آپ کو ثالث بنانا پسند کرتے تھے۔ اور آپ ان کے تنازعات نبٹاتے تھے۔ اولاد کو ہمیشہ نیک کاموں کی ترغیب دیتے تھے۔

آپ صحبت صالحین کو اختیار کرتے تھے قادیان میں فارغ وقت میرے نانا جان کے پاس اور ان کی وفات کے بعد حکیم رحمت اللہ صاحب کے پاس (جو دارالرحمت میں رہائش پذیر تھے اور احمدیہ بازار میں ان کی دوکان تھی اور بوقت تقسیم ملک ترک وطن کر کے ربوہ میں مقیم ہو گئے تھے) بیٹھتے تھے۔ جو نیک باتیں سنتے یاد بھی رکھتے۔ خطبات اکثر گاؤں واپس جا کر سناتے۔ غرور سے عاری تھے۔ فروتنی سے بات کرتے۔ جھگڑنے سے نفور تھے۔ اپنے حق سے دست بردار بھی ہونا پڑے تو دریغ نہ کرتے۔ طمع اور نفسانی غرض سے کوسوں دور اور بہت قناعت پسند تھے۔ ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر آئے اجلاس شروع ہو چکا تھا۔ جہاں کھانا کھانے کا انتظام تھا وہاں گئے کھانا ختم ہو چکا تھا۔ چند سوکھے ٹکڑے اور دال کے پیالے پڑے ہوئے تھے۔ آپ نے یہ کہتے ہوئے کہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لنگر کے یہ ٹکڑے بھی بابرکت ہیں بہت رغبت سے کھائے اور شکر باری کرتے ہوئے فوراً جلسہ گاہ میں پہنچ گئے۔ عبادات کے پابند تھے۔ مرض الموت میں بھی عبادت ادا کرتے رہے۔ جس رمضان میں وفات پائی اس کے شروع میں بھی چند روزے رکھے تھے۔

بقیہ صفحہ 3

بزرگ استاد کے ذکر خیر میں ان کی مندرجہ ذیل نمایاں خوبیوں کا ذکر فرمایا۔

1۔ سادگی۔ 2۔ صاف گوئی۔ 3۔ نظام سلسلہ کا احترام۔ 4۔ ایمانی غیرت۔ 5۔ تواضع و انکسار۔ 6۔ جود و سخا 7۔ امداد مستحقین۔ 8۔ دعا و عبادت میں شغف۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کی یادگار ہمارے جلیل القدر استاد حضرت مولانا محمد احمد صاحب جلیل اور ان کے بھائیوں کے علاوہ ان کی بلند پایہ علمی تصانیف تنویر الابصار۔ تقویم ہجری شمسی۔ محامد... وغیرہ کے ذریعہ بھی زندہ و قائم ہے۔

حضرت مرزا بشیر صاحب نے اپنے مذکوہ مضمون کے آخر میں ایک نہایت جامع ضروری اور پر اثر نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

"میں اس موقع پر ایک لفظ سلسلہ کے علماء اور "مربیوں" کی خدمت میں بھی عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر رنگ کے عالم موجود ہیں اور ان میں سے بعض کا مرتبہ حقیقتاً بہت بلند ہے مگر عموماً نوجوان علماء میں ایک پہلو خامی کا بھی نظر آتا ہے اور وہ یہ کہ بے شک علم مناظرہ میں خوب مشق ہے اور مناظرے سے براہ راست تعلق رکھنے والے علوم میں بھی اچھی نظر ہے مگر علم کے میدان میں تنوع کی کمی ہے جس کی وجہ سے علم میں وہ وسعت اور وہ بلندی نہیں پیدا ہوتی جو ایک اعلیٰ درجہ کے مربی میں ہونی چاہئے اور بعض پہلو خامی کے باقی رہتے ہیں۔ اسی طرح بحث و مباحثہ اور مناظرہ میں زیادہ انہماک ہونے کی وجہ سے بعض طبیعتوں میں سطحیت بھی پیدا ہو جاتی ہے اور علم کی گہرائیوں میں جانے کا پہلو کمزور رہتا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب کی وفات ہمارے نوجوان علماء میں اس حقیقت کا احساس پیدا کرانے میں کامیاب ہوگی جس کی طرف میں نے اوپر اشارہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب کو اپنے اعلیٰ انعامات کا وارث بنائے اور ان کی اولاد کا ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو۔

(الفضل 19۔ مارچ 1940ء)

عطیۂ خون

خدمت بھی

عبادت بھی۔

(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 258 گھرانوں کے 923 مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جا رہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔

اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صدر روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جا رہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم، اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 21- نومبر 1996ء

12-00 (رات) جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس-(نیا)-
2-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- المائدہ- چکن کٹلس- انڈونیشین ڈش-
3-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھک کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (دوبارہ)-
4-00 عربی زبان سیکھئے-(دوبارہ)-
4-30 عربی پروگرام- قصیدہ- نظم-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 درثمین حصہ 17 (دوبارہ)-
7-30 متفرق پروگرام-
8-00 صبح اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 عربی زبان سیکھئے (دوبارہ)-
9-30 عربی پروگرام- قصیدہ- نظم-
10-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھک کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-(دوبارہ)-
12-00 دوپہر- سندھی پروگرام-
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- المائدہ چکن کٹلس- انڈونیشین ڈش-
1-45 لقاء مع العرب (نیا)-
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)-
4-00 بنگلہ پروگرام-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 ڈچ زبان سیکھئے-
6-00 چینی پروگرام-(-) اصول کی فلاسفی-
7-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت الرابع 96-11-21-
8-00 کوئز پروگرام- کلام الٰہی اور قومی اجتماعی ترقی-
8-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے 94-4-12-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 بوسنین پروگرام- ہمارے مخالفین کے الزامات کے جوابات-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-

جمعہ 22- نومبر 1996ء

12-00 رات- جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس-(نیا)-
2-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام- بزم مشاعرہ سلیم شاہ جہان پوری کے ساتھ ایک شام-
3-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھک کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-11-21 (دوبارہ)-
4-00 ڈچ زبان سیکھئے-
4-30 متفرق پروگرام-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-
6-00 لقاء مع العرب-(دوبارہ)-
7-00 کوئز پروگرام-
کلام الٰہی اور قومی اجتماعی ترقی-
7-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے (دوبارہ)-
8-00 صبح اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 ڈچ زبان سیکھئے-
9-30 متفرق پروگرام-
10-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھک کلاس- از حضرت امام جماعت الرابع- 96-11-21 (دوبارہ)-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-
12-00 دوپہر- پشتو پروگرام- خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام- بزم مشاعرہ سلیم شاہ جہان پوری کے ساتھ ایک شام-(دوبارہ)-
2-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
3-00 اردو کلاس (دوبارہ)-
4-00 بنگلہ پروگرام-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 درود شریف اور نظم-
6-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- از بیت الفضل لنڈن یو کے 96-11-22-
7-15 ملاقات حضرت امام جماعت الرابع- اردو بولنے والے احباب کے ساتھ-
8-15 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی کوئز لجنہ سانگھڑ- بمقابلہ لجنہ بدوملہی-
9-00 لقاء مع العرب-(نیا)-
10-00 سواحیلی پروگرام- تقریر از مولانا جمیل الرحمان رفیق-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت الرابع-

اتوار 25- نومبر 1996ء

12-00 رات جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس (نیا)-
2-00 تقریر از آفتاب احمد خاں صاحب جلسہ سالانہ یو کے 1995ء-
2-30 درس کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- بیت الفضل لندن- یو- کے-(1995)-
4-00 متفرق پروگرام-
4-30 چینی زبان سیکھئے-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- کوئز پروگرام- ناصرات الاحمدیہ راولپنڈی بمقابلہ لاہور بمقابلہ ربوہ-
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
7-00 اراؤنڈ دی گلوب-(دوبارہ)-
8-00 اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 چینی زبان سیکھئے (دوبارہ)-
10-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- کوئز ناصرات الاحمدیہ راولپنڈی بمقابلہ لاہور بمقابلہ ربوہ-
12-00 دوپہر- درس کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- بیت الفضل لندن یو-کے-(1995)-
1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)-
4-00 بنگلہ پروگرام-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 نارویجین زبان سیکھئے-
6-00 انڈونیشین پروگرام- دعا کی برکات تقریر از مولوی معراج الدین صاحب-
7-00 رات- ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-11-25-
8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- ناصرات الاحمدیہ ربوہ سالانہ کھیلیں-
9-30 لقاء مع العرب (نیا)-
10-00 ترکی پروگرام-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-

منگل 26- نومبر 1996ء

12-00 رات- جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس-
2-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن-
2-30 (-) اصول کی فلاسفی-
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت الرابع 96-11-25 (دوبارہ)-
4-00 نارویجین زبان سیکھئے-
4-30 متفرق پروگرام-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- ناصرات الاحمدیہ ربوہ سالانہ سپورٹس-
8-00 صبح- اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 نارویجین زبان سیکھئے-
9-30 متفرق پروگرام-
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- 96-11-25 (دوبارہ)-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-
12-00 دوپہر- پشتو پروگرام- خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (96-6-28)-
1-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن-
1-45 لقاء مع العرب-(دوبارہ)-
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)-
4-00 بنگلہ پروگرام-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 فرنچ زبان سیکھئے-
6-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
7-00 رات- ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- 96-11-26-
8-00 ہم اور ہماری سائی کالوجی- از ڈاکٹر محمد علی صاحب-
9-00 لقاء مع العرب (نیا)-
10-00 نارویجین پروگرام (-) اصول کی فلاسفی-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-

بدھ 27- نومبر 1996ء

12-00 رات- جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس-(نیا)-
2-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
2-30 بیت بازی- ربوہ بمقابلہ سرگودھا-
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-11-26 (دوبارہ)-
4-00 فرنچ سیکھئے-
4-30 حکایات شیریں (نیا)-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
6-00 لقاء مع العرب-(نیا)-
7-00 ہم اور ہماری سائی کالوجی- از ڈاکٹر محمد علی صاحب-
8-00 صبح- اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 فرنچ زبان سیکھئے-
9-30 حکایات شیریں-(دوبارہ)-
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-11-26 (دوبارہ)-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
12-00 دوپہر روسی پروگرام-
1-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)-
4-00 بنگلہ پروگرام- خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 عربی زبان سیکھئے-
6-00 افریقین پروگرام-
7-00 رات نیچرل کیور- ہومیو پیتھک کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- 96-11-27-
8-00 درثمین حصہ 18-
9-00 لقاء مع العرب (نیا)-
10-00 فرنچ پروگرام-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-

طالبہ کا اعزاز

○ مکرم صدیقہ مبارکہ باجوہ صاحبہ بنت مکرم عطاء اللہ باجوہ صاحب نے بی اے میں 564/800 نمبر حاصل کرکے گورنمنٹ کالج فار ویمن ربوہ میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ یہ کامیابی عزیزہ کے لئے آئندہ نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 20- نومبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ نے قومی اسمبلی توڑے جانے کے صدر مملکت کے فیصلے کے خلاف سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی درخواست اس اعتراض کے ساتھ واپس کر دی ہے کہ اس میں غیر سنجیدہ اور توہین آمیز مواد شامل ہے۔ زبان عامیانہ ہے۔ صدر اور چیف جسٹس کا ذکر مناسب الفاظ میں نہیں کیا گیا۔ قانونی معاملات کو سکینڈلائز کیا گیا ہے۔ سات صفحات حذف کر کے درخواست دوبارہ دائر کی جا سکتی ہے۔ سپریم کورٹ کے رجسٹرار کی طرف سے اس درخواست پر 8 اعتراضات عائد کئے گئے ہیں۔ جن میں لکھا گیا ہے کہ درخواست کے چار صفحات میں وہ زبان استعمال نہیں کی گئی جو عدالت عظمیٰ میں دائر کی جانے والی رٹ پٹیشن میں ہونی چاہئے۔ مختلف ریاستی معاملات دانستہ اچھالے گئے ہیں۔ صفحہ نمبر5 کا پیرا نمبر8 غیر ضروری ہے اس کا مقدمہ سے کوئی تعلق نہیں۔ اس پیرے میں مرتضیٰ کی تدفین اور عدالتی تعطیل کے روز صدارتی ریفرنس دائر کرنے کا ذکر ہے۔ لکھا گیا ہے کہ "وہ شخص درخواست گزار پر بھائی کے قتل کا الزام لگا رہا ہے جس نے ریفرنس دائر کرنے میں بیتابی کا مظاہرہ کیا" اس کے علاوہ کہا گیا کہ چیف جسٹس کا تقرر متنازعہ ہو چکا ہے غیر ضروری طور پر صدر وزیر اعظم اور چیف جسٹس کی ملاقاتوں کو اچھالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

○ سپیکر قومی اسمبلی مسٹر یوسف رضا گیلانی کی طرف سے سپریم کورٹ میں دائر کردہ درخواست کی سماعت شروع ہو گئی ہے۔ اس میں انہوں نے قومی اسمبلی توڑنے کو چیلنج کیا ہے۔

○ سرحد اور بلوچستان میں اسمبلیاں توڑے جانے کے خلاف آئینی رٹ درخواستیں دائر کر دی گئی ہیں۔ صوبہ سرحد میں سابق وزیر اعلیٰ اور سپیکر کی طرف سے الگ الگ درخواستیں دائر کی گئی ہیں۔ جبکہ بلوچستان ہائی کورٹ میں یہ درخواست پیپلزپارٹی بلوچستان کے صدر کی طرف سے دائر کی گئی ہے۔

○ قومی اسمبلی کے رکن محمود خان اچکزئی آئین کے آرٹیکل نمبر 58(2)بی کے خلاف سپریم کورٹ میں درخواست دائر کریں گے۔

○ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ خود کو مستثنیٰ قرار دینے والے صدر کو دوسروں کے احتساب کا کیا حق حاصل ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ جنرل ضیاء الحق اور جنرل اختر عبد الرحمان کا احتساب کون کرے گا۔ ایک وقت میں دو قانون کیسے چل سکتے ہیں۔ نگران حکومت کا کام صرف الیکشن کرانا ہے قانون سازی نہیں۔ پہلے ملک میں ضیاء الحق تھا' پھر اسحاق اور اب فاروق الحق آ گیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ صدر مملکت اپنی کرسی چھوڑ کر احتسابی ٹریبونل کے سامنے پیش ہوں۔

○ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ لغاری خود کو تمام شعبوں کا ماہر سمجھتے ہیں۔ یہ ان کی غلطی فہمی ہے۔ وہ صرف حکم کی تعمیل کرنا جانتے ہیں۔ ان کے اندر کوئی اضافی صلاحیت نہیں۔ نگران حکومت غیر جانبدار نہیں انہوں نے کہا کہ صدر لغاری نے خود کو احتساب آرڈی ننس سے مستثنیٰ قرار دے دیا ہے۔ اب وہ صدارت کے اہل نہیں رہے۔ وہ فوری استعفیٰ دیں اور کسی غیر جانبدار شخص کو قائم مقام صدر بنایا جائے۔ حکومت بحال ہوئی تو قائد حزب اختلاف کو ساتھ لے کر چلیں گے۔ آٹھویں ترمیم پر اپوزیشن سے بات چیت ہو رہی تھی لیکن خاتمے کا موقع نہیں ملا۔ آئندہ سب سے پہلے اسی کو ختم کریں گے۔ ہم نے غلام اسحاق خان کے ریفرنسوں کا مقابلہ کیا ہے۔ اب فاروق الحق سے کہتے ہیں کہ دوسروں کے حشر سے سبق سیکھو۔ تم نے اپنے محسن کی پیٹھ میں چھرا گھونپا ہے۔ آج ملک میں جمہوریت ہے نہ آئین اور نہ ہی کوئی کام آئین کے مطابق ہو رہا ہے۔ لوٹ مار مچانے والوں کو بچانے کے لئے پارلیمنٹ اور پارلیمنٹرین کو ڈس مس کیا گیا ہے۔

○ بے نظیر بھٹو کی سیکرٹری مس ناہید خان کو بے نظیر کے سامنے گرفتار کر لیا گیا ان کو 30 روز کے لئے نظر بند کر دیا گیا ہے۔ وہ سابق وزیر اعظم کے ساتھ کراچی سے اسلام آباد ائرپورٹ پہنچیں تو لاؤنج میں ایف آئی اے سپیشل برانچ اور دیگر اداروں کے افسروں اور اہلکاروں نے انہیں گھیر لیا۔ بے نظیر نے برہمی ظاہر کرتے ہوئے وارنٹ طلب کئے جو دکھا دیئے گئے۔ بعد ازاں بے نظیر بھٹو نے ناہید خان کی گرفتاری کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ "لغاری اتنا چھوٹا آدمی ثابت ہو گا۔ یہ سوچا بھی نہ تھا۔"

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ امیدواروں کو آئینی تقاضوں پر پورا اترنا چاہئے آئین کے آرٹیکل 62 اور 63 کو مد نظر رکھا جائے۔ اس موقعے پر چیف الیکشن کمشنر سردار فخر عالم نے کہا کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ انتخابی نتائج پر کوئی اثر انداز نہ ہو۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ مسلم لیگ سندھ میں بھی حکومت بنائے گی۔ حالیہ انتخابات بھٹو خاندان کے خلاف ریفرنڈم ثابت ہوں گے۔ بے نظیر نے ذاتی مقاصد کے لئے سندھ کارڈ استعمال کیا۔ میں آج اگر پنجاب کارڈ استعمال کروں تو یہ ملک و قوم کے ساتھ غداری ہو گی۔ بے نظیر نے مجھے کہا ہے کہ مجھے معاملات کی دیر سے سمجھ آتی ہے۔ حالانکہ یہ بات تو خود ان پر صادق آتی ہے۔

○ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ احتساب آرڈی ننس خوش آئند ہے اس کے اصل آرکیٹکٹ تو ہم ہیں۔ ہمارا خواب پورا ہو رہا ہے اس کا دائرہ کار وسیع کیا جائے۔ ہر کسی کا احتساب ہونا چاہئے۔ موجودہ الیکشن کمیشن معیار پر پورا نہیں اترا نیا تشکیل دیا جائے۔

○ سرگودھا کے مصروف ترین بازار میں دن دہاڑے بینک سے ایک لاکھ روپے لوٹ لئے گئے۔ ٹوبہ کے قریب خون کی ہولی میں ایک نوجوان نے بیوی بچوں سالے سالی اور سسر سمیت سات افراد کو ہلاک کر دیا۔

○ سپریم کورٹ نے ہدایت جاری کی ہے کہ ممتاز بھٹو کو اشتہاری ملزم قرار دیئے جانے کے فیصلے پر عمل نہ کیا جائے۔ ہائی کورٹ نے خصوصی عدالت کے فیصلے کے خلاف ممتاز بھٹو کو عبوری ریلیف دینے کی استدعا مسترد کر دی تھی۔

○ جمیعت العلمائے اسلام کے مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ حکومت نے احتساب کے نام پر بلیک میلنگ شروع کر دی ہے۔ نگران حکومت مسلم لیگ اور پیپلزپارٹی کی قیادت کو نااہل قرار دے کر اپنے آدمی لانا چاہتی ہے۔ جماعت اسلامی کے لیاقت بلوچ نے کہا کہ صدر اور گورنروں کو احتساب سے مستثنیٰ قرار دے کر احتساب کی روح نکال دی گئی ہے۔

○ سندھ کے سابق وزیر اعلیٰ سید عبد اللہ شاہ نے کہا ہے کہ احتسابی آرڈی ننس بے نظیر بھٹو کو الیکشن سے آؤٹ کرنے کی سازش ہے۔

○ نگران وزیر قانون مسٹر فخر الدین جی ابراہیم نے کہا ہے کہ بینکوں کے قرضوں کے نادہندگان سے کوئی رعایت نہیں کی جائے گی۔ نگران حکومت ایسے قوانین کا نفاذ چاہتی ہے جس سے بدعنوانی اور ناانصافی کا خاتمہ ہو۔ فوری انصاف کے لئے ایسی قانون سازی کریں گے جسے آنے والی حکومتیں بھی ختم نہ کر سکیں۔

○ صدر لغاری نے کہا ہے کہ فوج کا اپنا احتسابی ڈسپلن ہے اس لئے اسے احتساب آرڈی ننس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔

○ صدر لغاری نے کہا ہے کہ میں نے اپنی آئینی ذمہ داری پوری کی ہے میرے استعفیٰ کا مطالبہ جائز نہیں۔ بے نظیر نے ہر چیز کو ذاتی قرار دے کر حدود سے تجاوز کیا۔ میں نے سمجھایا مگر میرے مشورے نظر انداز کر دیئے گئے۔

○ پاکستان کے سیکرٹری خارجہ مسٹر نجم الدین شیخ نے کہا ہے کہ پاکستان افغان دھڑوں کو منصفانہ اور مساویانہ معاہدے پر راضی کرنا چاہتا ہے۔ ایک بار جنگ بندی موثر ہو جائے تو تمام صوبوں کے نمائندوں پر مشتمل سیاسی کمیشن قائم کر کے مسلح ملیشیا کے خاتمے۔ بھاری اسلحہ اکٹھا کرنے اور دیگر امور پر غور کیا جائے گا۔

IMPORTANT
FARHAT CLINIC (HOMOEO)
SHIFTED FROM NASIRABAD
TO RAJEKI ROAD (NEAR BAIT)

کارڈلیس ٹیلیفون۔ انٹرکام کی تسلی بخش
مرمت کا مرکز
آل الیکٹرانکس
دوکان 57 الفیصل مارکیٹ
لیاقت روڈ
فون: دوکان- 536393 راولپنڈی

پلاٹ برائے فروخت
میں کھاتہ 416 قطعہ 12 بلاک 15 دارالصدر شمالی ربوہ کل 4 کنال میں سے اپنا 2 کنال پلاٹ عقبی جسے سڑک غربی سے 15 فٹ گلی کی سہولت میسر ہے بالعوض مبلغ چھ لاکھ روپے فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ ضرورت منداحباب زبانی یا تحریری طور پر رابطہ فرمائیں۔
میاں اقبال احمد ایڈووکیٹ
فون: 2623 راجن پور

8 فٹ سائز سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلیویژن کا رزلٹ 100% شاندار

(یعنی عام 16 فٹ ڈش کے برابر)
• اعلیٰ کوالٹی بھاری میٹریل فٹنگ
• آزمودہ مشہور زمانہ
وِنر سیٹ رسیور نیا ماڈل
• گارڈنر LNB امریکہ اور جاپانی وائر
• تمام اشیاء جینوئن اور No 1 گارنٹی کیساتھ
فری فٹنگ • فری سروس • پاکستان میں ہرجگہ فٹنگ کی سہولت۔
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
بشارت احمد خان
آپکی سہولت کیلئے ہمارے فون نمبرز
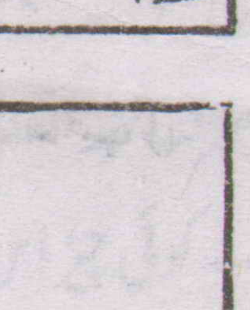
211274
04524 - 213123
537

Fine Quality
OFFSET PRINTING
WITH LATEST COMPUTERISED
PROCESSING UNITS
GRAPHIC DESIGNERS
CATALOGUES PRINTERS
ADVERTISERS
DOT & ART
DESIGNERS • PRINTERS
MUGHAL MARKET, RAILWAY ROAD SIALKOT.
FAX:552682